# 5 بیرونی شعبہ

## 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے توازنِ ادائیگی کی صورتِ حال دباؤ میں رہی، درآمدات بڑھنے کی وجہ سے وہ بہتری ماند پڑ گئی جو برآمدات میں بھرپور اضافے سے زرِ مبادلہ کی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات کے نتیجے میں حاصل ہوئی تھی۔[1] زیرِ جائزہ عرصے کے دوران جاری حسابات کا خسارہ بڑھ کر 7.9 ارب ڈالر ہو گیا (م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.7 ارب ڈالر تھا)، اور مالی کھاتے میں موجود فاضل رقم سے اسے پوری طرح ادا نہ کیا جا سکا۔ چنانچہ پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک زرِ مبادلہ کے سیال ذخائر 2.0 ارب ڈالر کمی سے آخر دسمبر 2017ء تک 14.1 ارب ڈالر رہ گئے۔ پاکستانی روپیہ بھی دباؤ میں رہا اور اس کی قدر اس عرصے کے دوران مجموعی طور پر 5.0 فیصد گر گئی (**جدول 5.1**)۔

ملکی برآمدات میں دوہندسی نمو ہوئی جو م س 11ء کی دوسری ششماہی کے بعد ایسا پہلا موقع ہے (**جدول 1.5**)۔ اس رجحان کے بدلنے میں کئی عوامل کارفرما رہے۔ 2017ء کی دوسری ششماہی سے ترقی یافتہ ملکوں میں بحالی ہوئی، امریکہ میں گذشتہ تین سال کی تیز ترین سہ ماہی شرح نمو آئی، جس سے پاکستان سمیت ابھرتے ہوئے ممالک کی برآمدی مصنوعات کی طلب بڑھی (**شکل 5.1**)۔ اس کے علاوہ او ای سی ڈی ممالک میں بھی 2017ء کی تیسری سہ ماہی میں جی ڈی پی کی سال بسال نمو بڑھی۔ نیز، اجناس کے عالمی نرخوں میں بحالی کی بنا پر غیر باسمتی چاول، تیار مصنوعات مثلاً سوتی دھاگہ، ہوزری، بستر کی چادروں، تیار ملبوسات، چمڑا اور پیٹرولیم مصنوعات کے برآمدی نرخوں میں اضافہ ہو گیا۔

دوسرے، برآمدات کے فروغ کے لیے م س 17ء میں حکومت کی طرف سے اعلان کردہ ترغیبات کے نتائج سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔[2] م س 17ء میں وزیر اعظم کے اعلان کردہ پیکیج برائے برآمد کنندگان کے تحت حکومت نے بعض اشیا کی برآمد پر ڈیوٹی کی واپسی کی 7.0 فیصد تک اجازت دی تھی، ان اشیا میں برآمد کی غرض سے ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل، پراسیس شدہ کپڑا، خام (*greige*) کپڑا اور دھاگہ شامل تھا۔ حکومت نے ٹیکسٹائل صنعت کو خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی سے، اور ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد پر سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ

---

[1] اگرچہ درآمدات میں سہ ماہی بنیاد پر نمو سست ہو رہی ہے تاہم درآمدی بل میں مطلق اضافہ جاری حسابات کے خسارے کا بنیادی سبب ہے۔

[2] گذشتہ سال حکومت نے اعلان کیا تھا کہ پانچ بڑے برآمدی شعبے ٹیکسٹائل، چمڑا، کھیلوں کا سامان، آلاتِ جرّاحی اور قالین خام مال کی خریداری پر سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

کرنے کا اعلان بھی کیا تھا۔ جی ایس پی پلس حیثیت کی موجودگی میں ممکن ہے کہ ان ترغیبات نے م س 18ء کی پہلی ششماہی میں خصوصاً یورپی منڈی میں برآمدات کو مہمیز دی ہو۔

تاہم جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، **مطلق معنوں میں مصنوعات اور خدمات کی درآمد م س 18ء کی پہلی ششماہی میں بلند سطح پر رہی۔** اِس بار اجناس خصوصاً تیل کی عالمی قیمتوں میں بحالی نے ادائیگیوں کا بوجھ بڑھانے میں حصہ ڈالا۔ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات

**جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ**

ملین امریکی ڈالر

| | سہ 2 | | سہ 2 میں فرق | | شش 1 | | شش 1 میں فرق | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | م س17ء | م س18ء | م س17ء | م س18ء | م س17ء | م س18ء | م س17ء | م س18ء |
| جاری حسابات کا توازن | -3,023 | -4,374 | -1,108 | -1,351 | -4,660 | -7,920 | -2,164 | -3,260 |
| تجارتی توازن | -6,077 | -7,371 | -1,035 | -1,294 | -11,342 | -14,643 | -1,543 | -3,301 |
| برآمدات | 5,577 | 6,131 | 112 | 554 | 10,629 | 11,795 | -154 | 1,166 |
| | | | *(2.1)* | *(9.9)* | | | *(-1.4)* | *(11.0)* |
| درآمدات | 11,654 | 13,502 | 1,147 | 1,848 | 21,971 | 26,438 | 1,389 | 4,467 |
| | | | *(10.9)* | *(15.9)* | | | *(6.7)* | *(20.3)* |
| تیل کی درآمد | 2,649 | 3,385 | 578 | 737 | 4,998 | 6,330 | 214 | 1,332 |
| درآمد ماسوائے تیل | 9,005 | 10,117 | 569 | 1,112 | 16,973 | 20,108 | 1,175 | 3,134 |
| خدمات کا توازن | -1,099 | -1,405 | -36 | -306 | -2,256 | -2,672 | -815 | -416 |
| بنیادی آمدنی کا توازن | -1,426 | -1,489 | 185 | -63 | -2,418 | -2,511 | 342 | -93 |
| ثانوی آمدنی کا توازن | 5,579 | 5,891 | -222 | 312 | 11,356 | 11,906 | -148 | 550 |
| کارکنوں کی ترسیلات | 4,765 | 4,955 | 43 | 190 | 9,505 | 9,746 | -183 | 241 |
| مالی کھاتے کا توازن | -2,798 | -4,730 | -453 | -1,932 | -4,730 | -6,364 | -710 | -1,634 |
| پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری | 998 | 795 | 259 | -203 | 1,421 | 1,496 | 174 | 75 |
| پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری | 625 | 2,446 | 796 | 1,821 | 743 | 2,320 | 523 | 1,577 |
| یوروبانڈ/صکوک | 1,000 | 2,500 | 1,000 | 1,500 | 1,000 | 2,500 | 500 | 1,500 |
| زرِ مبادلہ قرضے (خالص) | 1,668 | 1,962 | -966 | 294 | 2,880 | 2,575 | -617 | -305 |
| آئی ایم ایف | 0 | 0 | -500 | 0 | 102 | 0 | -1029 | -102 |
| اسٹیٹ بینک کے سیال زرِ مبادلہ ذخائر | 18,272 | 14,107 | -220 | 250 | 18,272 | 14,107 | 129 | -2,038 |
| شرحِ مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر)* | 104.6 | 110.4 | 0.02 | -4.54 | 104.6 | 110.4 | 0.2 | -5.0 |

* مثبت فرق اضافے کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ منفی فرق سے فیصد کمی ظاہر ہوتی ہے۔ قوسین کے اعداد شرحِ نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔

**ماخذ: بینک دولت پاکستان**

**شکل 5.1: ترقی پذیر ملکوں کی برآمدی کارکردگی (جولائی تا دسمبر م س 18ء)**

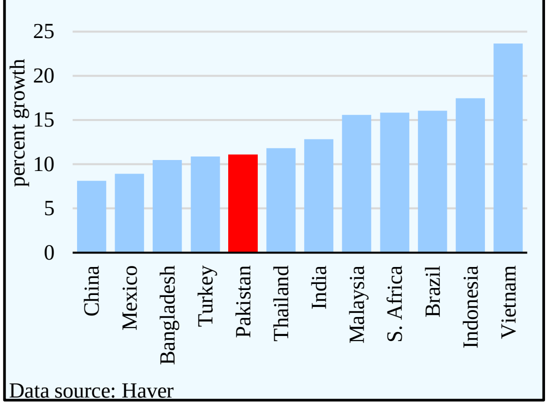

Data source: Haver

کے درآمدی اخراجات میں ہونے والے اضافے کا تقریباً 56.0 فیصد نرخ بڑھنے کی بنا پر ہوا، جبکہ بقیہ اضافے کا سبب ملکی معیشت میں بڑھتی ہوئی سرگرمی کے باعث کھپت میں اضافہ رہا۔

پیٹرولیم مصنوعات کے ساتھ ساتھ نان آئل درآمدات میں بھی اضافہ ہوا: موٹر کاروں، پام آئل، کپڑے مار ادویات، کیمیکل، پلاسٹک کے سازوسامان، اور لوہے اور فولاد کے اسکریپ کی درآمدات نے اس معاملے پر اثر ڈالا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سی پیک سے متعلق منصوبے اگلے مرحلے کی طرف بڑھ رہے ہیں جیسا کہ مشینری کی درآمدات میں کمی سے پتہ چلتا ہے (**شکل 5.2**)۔

دریں اثنا اس عرصے کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں خوش آئند بحالی دیکھی گئی۔ مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ اور امریکہ سے نسبتاً بلند رقوم کی آمد نے سعودی عرب سے، جو پاکستان کے لیے ترسیلات کا سب سے بڑا منبع ہے، آنے والی رقوم میں کمی کی تلافی کر دی۔ چونکہ سعودی عرب میں پالیسیاں غیر ملکی کارکنوں کے لیے زیادہ سخت ہوتی جارہی ہیں اس لیے مستقبل قریب میں وہاں سے ترسیلات میں مزید کمی خارج از امکان نہیں (**باکس 5.1**)۔

**شکل 5.2: پاکستان میں مشینری کی درآمدات**

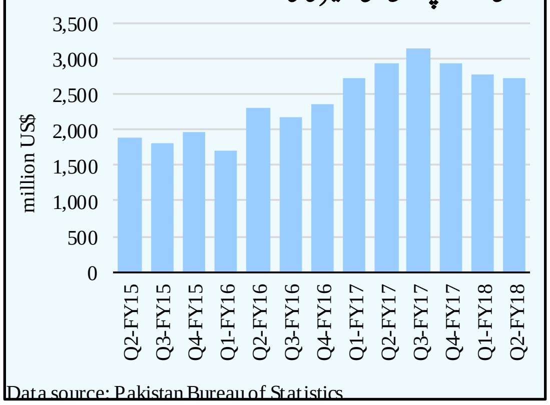

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

جہاں تک مالی کھاتے کا تعلق ہے، بیرونی براہِ راست مجموعی سرمایہ کاری میں معمولی سا اضافہ ہوا جس میں بیشتر حصہ سی پیک کے تحت چین سے خاصی بھاری سرمایہ کاری کا تھا۔ دریں اثنا م س 18ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر عرصے میں ملکی ایکویٹی مارکیٹ میں بیرونی سرمایہ کاروں کی شرکت بھی ماند رہی جس کا اہم سبب پاکستانی روپے کی قدر گرنے کے عمومی خدشات تھے۔ اس سے قطع نظر

پاکستان نے سرمائے کی بین الاقوامی منڈی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دسمبر 2017ء میں 1.5 ارب ڈالر مالیت کا ایک یورو بانڈ اور 1.0 ارب ڈالر مالیت کا ایک صکوک اچھے نرخوں پر جاری کیا۔

ریاستی قرضے کی اجرائیوں، اور دیگر سرکاری قرض گیریوں سے (کمرشل، دوطرفہ اور کثیر طرفہ ذرائع سے) زرِ مبادلہ کے سرکاری ذخائر میں کمی کا سلسلہ دھیما رکھنے میں جزوی مدد ملی، م س 18ء کی پہلی ششماہی میں یہ کمی 2.0 ارب ڈالر ہوئی۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر پر طاقتور دباؤ کے باعث امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر دسمبر 2017ء میں 4.4 فیصد گر گئی۔ اگرچہ قدر میں یہ کمی برآمدات اور بیرونی ایکویٹی کے سرمایہ کاروں سے زرِ مبادلہ کی وصولی میں مدد دے سکتی ہے تاہم ساختی نوعیت کی دیگر رکاوٹیں دور کرنے کی ضرورت ہے، جیسے کاروبار کرنے کی بلند لاگت اور برآمدات کا ٹیکسٹائل شعبے کی طرف نسبتاً بلند ارتکاز۔ اس تناظر میں کاروبار دوست ہونے کا پاکستان کا عالمی سطح پر تاثر فروغ دینا کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔

**شکل 5.3: برطانیہ سے ترسیلات کی آمد**

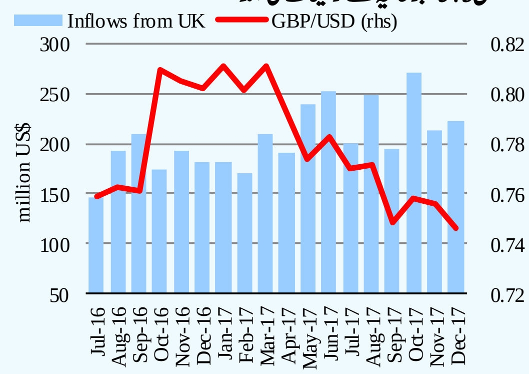


Data source: State Bank of Pakistan

## 5.2 جاری کھاتہ

م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ سال بسال بنیاد پر تقریباً 1.7 گنا بڑھ کر 7.9 ارب ڈالر ہو گیا۔ یہ خسارہ بڑھانے میں تجارتی خسارے میں

**جدول 5.2: کارکنوں کی ترسیلات کی پاکستان آمد (ملین ڈالر)**

| | م س17ء | | | م س18ء | | | شش1 میں فیصد حصہ | | شش1 م س18ء |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | سہ1 | سہ2 | شش1 | سہ1 | سہ2 | شش1 | م س17ء | م س18ء | میں نمو |
| **مجموعہ** | **4,740** | **4,765** | **9,505** | **4,790** | **4,955** | **9,745** | **100** | **100** | **2.5** |
| خلیج تعاون کونسل | 2,975 | 3,052 | 6,027 | 2,869 | 2,951 | 5,820 | 63 | 60 | -3.4 |
| سعودی عرب | 1,324 | 1,411 | 2,735 | 1,228 | 1,303 | 2,531 | 29 | 26 | -7.5 |
| متحدہ عرب امارات | 1,076 | 1,061 | 2,137 | 1,078 | 1,083 | 2,161 | 22 | 22 | 1.1 |
| دیگر خلیجی ممالک | 576 | 580 | 1,156 | 563 | 565 | 1,129 | 12 | 12 | -2.3 |
| برطانیہ | 550 | 548 | 1,098 | 643 | 707 | 1,350 | 12 | 14 | 23.0 |
| امریکہ | 613 | 559 | 1,172 | 626 | 655 | 1,281 | 12 | 13 | 9.3 |
| دیگر ممالک | 603 | 605 | 1,208 | 652 | 642 | 1,294 | 13 | 13 | 7.1 |

ماخذ: بینک دولت پاکستان

تیز رفتار اضافے کے علاوہ پاکستان میں کام کرنے والی کثیر قومی کمپنیوں کی جانب سے منافع کی نسبتاً زیادہ واپسی کارکنوں کی ترسیلات میں نمو پر بھی اثر انداز ہوئی۔

## کارکنوں کی ترسیلات

گذشتہ سال ترسیلات میں کمی آئی تھی تاہم م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.5 فیصد اضافے سے یہ 9.7 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (**جدول 5.2**)۔ ان رقوم کی آمد میں زیادہ نمایاں اضافہ م س 18ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا جو 4.0 فیصد رہا۔

امریکہ اور برطانیہ سے پاکستان آنے والی ترسیلات میں اس سال اضافہ ہوا۔ امریکہ میں طاقتور اقتصادی سرگرمی اور بیروزگاری میں آنے والی کمی نے ممکنہ طور پر اس ضمن میں تعاون کیا(**شکل 5.3**)۔ مزید برآں، برطانوی پونڈ کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں تیزی سے کمی نے بھی برطانیہ سے آنے والی ترسیلات کی ڈالر میں قدر بڑھادی۔

اس کے برعکس م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ترسیلات میں سعودی عرب کا حصہ گذشتہ سال کے مقابلے میں گر گیا، سعودی عرب میں تارکین وطن کے لیے ضوابطی ماحول سخت ہوتا جارہا ہے چنانچہ مستقبل قریب میں بھی یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے(**باکس 5.1**)۔

---

**باکس 5.1: سعودی عرب میں ملازمت اور رہائش پر پالیسیوں میں حالیہ اہم تبدیلیاں**

تیل کے کم نرخوں کے حالات پر قابو پانے کے لیے سعودی عرب نے متعدد اقتصادی اصلاحات متعارف کرائی ہیں۔ یہ اصلاحات پاکستان کو ملنے والی ترسیلاتِ زر میں، کم از کم قلیل مدت میں، اہم تبدیلی لانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ سب سے اہم تبدیلی ملازمت کو قومیانے کی مہم ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ غیر ملکی کارکنوں کی جگہ سعودی شہریوں کو ملازم رکھا جائے۔

ملازمت قومیانے کے منصوبے کے تحت اہم اقدامات یہ ہیں:

- جولائی 2017ء سے سعودی حکومت نے ایک نیا ٹیکس نافذ کیا ہے جس کے تحت تارکین وطن کو خود اور اپنے زیرِ کفالت افراد کی طرف سے فی کس ماہانہ 100 سعودی ریال ادا کرنے ہیں۔ خدشہ ہے کہ یہ ٹیکس 2020ء تک ہر سال بتدریج بڑھتا جائے گا۔ جنوری 2018ء سے یہ ٹیکس دوگنا ہو کر 200 سعودی ریال ہو چکا ہے، اور 2019ء میں 300 ریال اور 2020ء میں 400 ریال ہو جائے گا۔
- غیر ملکیوں اور سعودی کارکنوں کو مساوی تعداد میں ملازم رکھنے والی نجی کمپنیوں پر عائد ماہانہ 200 سعودی ریال ٹیکس جو فی غیر ملکی ملازم لیا جاتا ہے، جنوری 2018ء سے بڑھا کر 300 ریال کر دیا گیا ہے۔ یہ شرح 2019ء میں فی ملازم ماہانہ 500 سعودی ریال ہو جائے گی اور 2020ء میں 700 ریال تک جا پہنچے گی۔
- جن کمپنیوں میں سعودی کارکنوں سے زیادہ غیر ملکی ملازم ہوں گے ان پر 2018ء میں فی ملازم ماہانہ 400 سعودی ریال عائد ہوں گے۔ خدشہ ہے کہ یہ شرح 2019ء میں 600 ریال اور 2020ء میں 800 ریال تک جا پہنچے گی۔ زیادہ غیر ملکیوں کو ملازمت دینے والی کمپنیوں پر اضافی ٹیکس ماضی میں عام طور پر معاف کر دیا جاتا تھا، تاہم نئے ٹیکس نظام کے تحت کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔
- متحدہ عرب امارات کے ساتھ سعودی عرب نے بھی جنوری 2018ء سے 5.0 فیصد شرح سے ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) متعارف کرایا ہے۔ وی اے ٹی بیشتر تھوک اور خردہ فروخت بشمول ریستورانوں میں لی گئی خوراک پر عائد کیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ یہ ٹیکس سعودی عرب اور عرب امارات میں موجود کم آمدن والے غیر ہنر

مند غیر ملکیوں کے مصارفِ زندگی بڑھادے گا۔ سعودی عرب پاکستان سے عام طور پر نیم ہنر مند یا غیر ہنر مند کارکن منگواتا ہے۔ وی اے ٹی چونکہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے رجعی (regressive) ہے اس لیے یہ متوقع طور پر غیر ہنر مند افرادی قوت کی بچتوں کو متاثر کرے جس کے سبب وہ نسبتاً کم رقوم وطن بھجوا سکیں گے۔

- سب سے آخری یہ کہ سعودی حکومت نے 26 ستمبر 2017ء سے خواتین کی ڈرائیونگ پر پابندی اٹھالی ہے۔ پاکستان کے نقطۂ نظر سے اس اقدام کے مضمرات یہ ہوں گے کہ آگے چل کر غیر ملکی ڈرائیوروں کی طلب کم ہو جائے گی۔

اگرچہ مذکورہ بالا ٹیکس تمام غیر ملکیوں کو مساوی طور پر متاثر کرتے ہیں، تاہم زیرِ کفالت افراد پر لیوی، اور غیر ملکیوں کو ملازمت دینے والی کمپنیوں پر بلند تر ٹیکس ہنر مند اور اعلیٰ ہنر مند کارکنوں کو سب سے زیادہ متاثر کریں گے، کیونکہ سعودی شہری ان ہی ملازمتوں پر غیر ملکیوں کے ساتھ مسابقت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ 'وائٹ کالر' ملازمتوں والے افراد کی بڑی تعداد اپنے خاندانوں کو وطن واپس بھجوانے یا ملازمت کو خیر باد کہہ کر پاکستان واپس آنے پر مجبور ہوگی۔ چنانچہ یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات م س18ء کی پہلی ششماہی میں 7.5 فیصد کم ہو گئیں۔

یکم جنوری 2018ء سے سعودی عرب اور عرب امارات دونوں میں وی اے ٹی کے نفاذ کے بعد رقوم میں کمی کا یہ رجحان مستقبل میں مزید قوی ہو سکتا ہے۔

تاہم خلیج تعاون کونسل کے دیگر ملکوں خصوصاً قطر، بحرین اور عمان سے ترسیلات کی آمد بحال ہونے کی توقع ہے۔ ان ممالک نے وی اے ٹی کے عارضی التوا کا اعلان کیا ہے۔

علاوہ ازیں، پاکستان میں 'آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ' کی شکل میں حالیہ پالیسی اقدامات اور ایم والٹ کے ذریعے ملکی ترسیلات کا فروغ مستقبل میں ترسیلات بڑھا سکتا ہے (باکس 5.2)۔

**باکس 5.2: بینکاری ذرائع سے ملکی ترسیلات کو فروغ دینے کی پاکستان کی کوششیں**

پاکستان نے دسمبر 2017ء میں دو بڑی اسکیمیں شروع کی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے پاکستان ریمی ٹینس انی شی ایٹو (پی آر آئی) کے اشتراک سے 'آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ' کا آغاز کیا۔ دریں اثنا حکومت نے اسٹیٹ بینک اور مالی اداروں کی صنعت کے تعاون سے ایم والٹ کے ذریعے ترسیلات کے فروغ کی ایک اسکیم شروع کی۔

'آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ' کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے ایک سادہ طریقے سے کسی بھی جدولی بینک میں کھولا جا سکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے جس طرح 2015ء میں 'آسان اکاؤنٹ' شروع کیا تھا، اسی طرح 'آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ' کھلوانے کے لیے بھی ایک صفحے کا فارم ہے جس میں صارف سے اُس کی صرف بنیادی معلومات دریافت کی جاتی ہیں۔ جس طرح 'آسان اکاؤنٹ' کے لیے ضروری مستعدی اور دیگر ضوابط کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح 'آسان ریمی ٹینس اکاؤنٹ' کھلوانے پر بھی ان کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ ترسیلات وصول کرنے والے افراد کو محفوظ یعنی بینکاری ماحول میں وصولی کی ترغیب دی جائے، بجائے اس کے کہ وہ روایتی ذرائع سے کاؤنٹر پر رقم وصول کریں۔

ایم والٹ اسکیم کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ استفادہ کنندگان نقد رقم اے ٹی ایم، بینک کی برانچوں یا برانچ لیس بینکاری کے لاکھوں ایجنٹوں سے وصول کر سکیں گے۔ نیز، وہ اپنا ایم والٹ استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل ادائیگی کر سکیں گے مثلاً یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی۔ اس اقدام کا مقصد ترسیلات کی وصولی کی رفتار بڑھانے اور لاگت کم کرنے کے ساتھ ساتھ ملک میں مالی شمولیت میں اضافہ کرنا بھی ہے۔

توقع ہے کہ یہ دونوں اسکیمیں کارکنوں کی ترسیلات کی آمد کو بہتر بنائیں گی، اور مالی شمولیت کو فروغ دیں گی، خاص طور پر اُن دور دراز علاقوں میں جہاں مالی انفراسٹرکچر محدود ہے۔

### 5.3 مالی کھاتہ

مالی کھاتے میں فاضل رقم م س18ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 6.6 ارب ڈالر ہو گئی جو م س17ء کی پہلی ششماہی میں 4.7 ارب ڈالر تھی۔ اس بہتری کا بنیادی سبب دسمبر 2017ء میں 2.5 ارب ڈالر مالیت کے صکوک اور یورو بانڈ کا اجرا تھا، اس اجرا کی بنا پر زیرِ جائزہ مدت

کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال کی پہلی ششماہی میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں بھی معمولی اضافہ ہوا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری گذشتہ سال کی نسبت م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 5.3 فیصد بڑھ گئی، حالانکہ چین سے رقوم کی آمد میں معقول اضافہ ہوا تھا (**جدول 5.3**)۔ چین سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری بیشتر بجلی اور تعمیرات کے شعبوں میں آئی۔

ملک کی بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری میں چین کا حصہ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران دگنے سے زائد ہو کر 71.8 فیصد ہو گیا جو م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران 28.0 فیصد تھا۔ خاص طور پر م س 18ء کی دوسری سہ ماہی میں چین سے 536.0 ملین ڈالر پاکستان آئے جو کسی بھی سہ ماہی میں چین سے آنے والی رقوم کی دوسری بلند ترین سطح ہے، جبکہ م س 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں 724.7 ملین ڈالر آئے تھے (**شکل 5.4**)۔

**شکل 5.4: چین سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی خالص آمد**

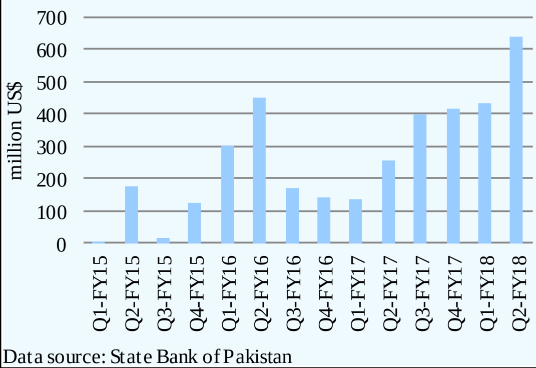

Data source: State Bank of Pakistan

بجلی اور تعمیرات کے علاوہ تلاش و پیداوار (ای اینڈ پی) اور مالی شعبے کی کمپنیوں کو بھی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری ملی، اگرچہ ان کی مقدار نسبتاً کم رہی۔

اس سے قطع نظر، بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں جمود ایک زیادہ ہم آہنگ پالیسی کوشش کا تقاضا کرتا ہے۔ اگرچہ بجلی کی فراہمی اور امن و امان کی صورتِ حال سے کاروباری طبقے کو کچھ اطمینان ہوا ہے، غیر ملکی سرمایہ کاروں میں پاکستان کا کاروبار دوست چہرہ مقبول بنانے کے لیے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔[3]

[3] عالمی بینک نے کاروبار کرنے کی آسانی کے لحاظ سے 190 ممالک کی 2018ء کی اپنی فہرست میں پاکستان کو 147 واں درجہ دیا ہے جو علاقائی ملکوں میں صرف بنگلہ دیش (177) اور افغانستان (183) سے بہتر ہے۔ بھوٹان (75)، بھارت (100)، نیپال (105)، مالدیپ (136)، اور سری لنکا (111) جیسے علاقائی ممالک پاکستان سے بہتر درجے کے حامل ہیں۔

**جدول 5.3: پاکستان میں بلحاظ شعبہ بیرونی براہِ راست خالص سرمایہ کاری**

(ملین ڈالر)

| | م س17ء | | م س18ء | | شش1 | | شش1 م س18ء |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | سہ 1 | سہ 2 | سہ 1 | سہ 2 | م س17ء | م س18ء | میں فرق |
| **مجموعہ** | **423.4** | **998.1** | **699.9** | **794.6** | **1,421.5** | **1,494.4** | **72.9** |
| تعمیرات | 31.4 | 52.4 | 123.6 | 226.1 | 83.8 | 349.7 | 265.9 |
| بجلی | 121.3 | 217.9 | 239.6 | 382.0 | 339.2 | 621.6 | 282.4 |
| مالی کاروبار | 60.1 | 53.8 | 121.5 | 67.5 | 113.9 | 189.0 | 75.1 |
| ٹیلی مواصلات | 4.5 | -56.1 | 55.8 | -84.9 | -51.6 | -29.1 | 22.5 |
| تیل و گیس کی تلاش | 34.9 | 45.5 | 53.3 | 54.5 | 80.4 | 107.8 | 27.5 |
| برقی مصنوعات | 4.4 | 134.4 | 6.2 | 8.7 | 138.8 | 14.9 | -124 |
| غذائی | 10.3 | 488.9 | 4.0 | 16.4 | 499.2 | 20.4 | -478.9 |
| دیگر | 156.6 | 61.2 | 95.7 | 124.3 | 217.8 | 211.6 | -6.2 |

**ماخذ: بینک دولت پاکستان**

## بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

م س18ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں سرکاری رقوم کی آمد بدستور حاوی رہی۔ دوسری سہ ماہی میں صکوک کے ذریعے 1.0 ارب ڈالر اور یوروبانڈ کے ذریعے 1.5 ارب ڈالر کی رقوم حاصل ہوئیں۔ ان رقوم نے نہ صرف ملکی ایکویٹی مارکیٹ سے غیر ملکی رقوم کے اخراج کی تلافی کر دی بلکہ بیرونی کمرشل قرض گیری کا کچھ حصہ ادا کرنے میں حکومت کو مدد بھی دی (**شکل 5.5**)۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ 10 سالہ صکوک بانڈ پر سرمایہ کاروں کی طرف سے منسلک رسک پریمیم حالیہ عرصے کی پست سطح 3.3 فیصد تک گر گیا جبکہ ستمبر 2015ء میں جاری کیے گئے یوروبانڈ کے لیے سرمایہ کاروں نے 6.1 فیصد کا رسک پریمیم طلب کیا تھا (**شکل 5.6**)۔[4] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستانی معیشت کی کارکردگی کے حوالے سے پُراعتماد تھے۔

جہاں تک نجی رقوم کی آمد کا تعلق ہے تو م س17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بعض ایشیائی ایکویٹی منڈیوں میں دیکھا جانے والا پستی کا رجحان م س18ء کی دوسری سہ ماہی میں معکوس ہو گیا، کیونکہ فیڈرل ریزرو کی شرح بڑھنے کی توقعات اور نئی امریکی انتظامیہ کے بارے

[4] رسک پریمیم وہ فرق ہے جو اجرا کی تاریخ پر 10 سالہ یوروبانڈ / صکوک پر مارکیٹ کی یافت اور 10 سالہ امریکی ٹریژری کے نرخوں کی ماہانہ اوسط کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اگر 10 سالہ بانڈ دستیاب نہ ہو تو رسک پریمیم کا تخمینہ 5 سالہ وثیقے پر لگایا جاتا ہے۔ 10 سالہ صکوک کی معلومات کو دسمبر 2017ء کا رسک پریمیم جاننے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

میں خدشات کے حوالے سے بیرونی فروخت کا دباؤ کم ہو گیا(**جدول 5.4**)۔ تاہم اس رجحان کے معکوس ہونے کا فائدہ جزدانی رقوم کے معاملے میں پاکستان کو ہوا نہ چین کو۔

خاص طور پر چین میں جہاں شنگھائی کمپوزٹ انڈیکس (ایس سی آئی) نومبر 2017ء کے دوسرے پندرہواڑے میں 3.0 فیصد سے زائد گر گیا، دراصل چین کی حکومت نے اپنے ریاستی اداروں کا قرضہ اتارنے کے لیے بعض ساختی اصلاحات پر عمل درآمد کیا تھا جس سے رقوم کے اس اخراج کو مہمیز ملی۔

اس کے برعکس پاکستان میں ملکی سرمایہ کاروں کی فعال شرکت کی بنا پر پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی کارکردگی بحال ہو گئی اور اس نے م س 17ء کی تیسری سہ ماہی سے پست رہنے کے بعد م س 18ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال 2.9 فیصد نمو ظاہر کی (**جدول 5.4**)۔

جنوری 2018ء میں غیر ملکیوں نے 86 ملین ڈالر کے پاکستانی اسٹاک خریدے جس سے وہ طویل سلسلہ تھم گیا جس میں یا تو ایکویٹی فروخت کی جاتی تھی یا پھر بیرونی خریداری ماندرہتی تھی (**شکل 5.7**)۔

**شکل 5.5: پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری**

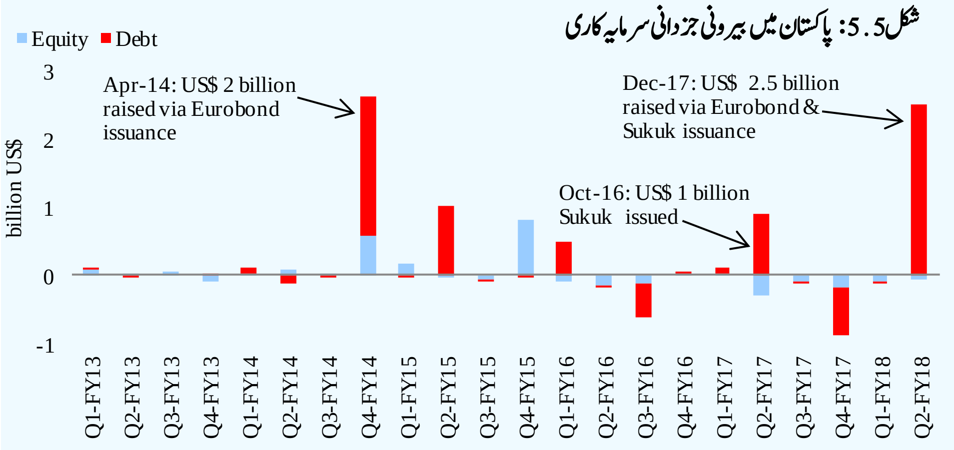


Data source: State Bank of Pakistan

پُرکشش قدر پیمائی کے علاوہ دو عوامل ایسے ہیں جن سے جزدانی رقوم کی آمد میں حالیہ اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔ پہلا، سرمائے کی بین الاقوامی منڈی سے 2.5 ارب ڈالر کا کامیاب حصول جو نسبتاً پست رسک پریمیم پر ہوا، ظاہر کرتا ہے کہ معینہ آمدنی والے غیر ملکی سرمایہ کار

پاکستان کی نمو کے حوالے سے امکانات پر اعتماد کرتے ہیں، ممکن ہے کہ ایکویٹی کے سرمایہ کاروں کو بھی پیروی کرنے کی ترغیب ملی ہو۔ دوسرا، منڈی کی معلومات سے تصدیق ہوتی ہے کہ غیر ملکی فنڈز نے پاکستانی روپے کی قدر گرنے کی توقع پر رقوم اُس وقت سے روک رکھی تھیں جب جولائی 2017ء میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات میں قلیل مدتی مطابقت کی گئی تھی، اور جاری حسابات کا خسارہ مسلسل بڑھا تھا۔ دسمبر 2017ء میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات بالآخر ایڈجسٹ ہوگئی تو غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاروں کو کچھ اطمینان ہوا اور وہ پاکستان کی ایکویٹی منڈی میں دوبارہ داخل ہوئے۔

**شکل 5.6: یوروبانڈ/صکوک کے اجرا پر رسک پریمیم**

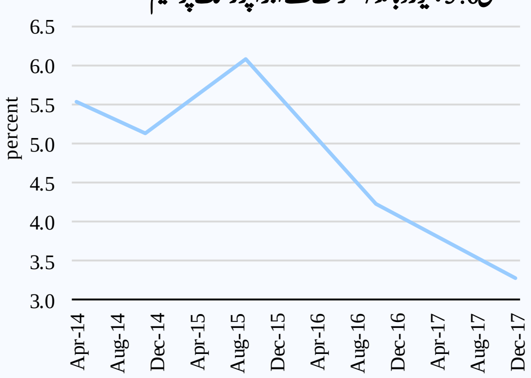


Data source: Bloomberg and SBP calculations

## 5.4 زرِمبادلہ کے ذخائر اور شرحِ مبادلہ

مالی رقوم کی ناکافی آمد والے حالات میں جاری حسابات کے بلند خسارے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ادائیگیوں کا فرق زرِ مبادلہ کے ذخائر سے پورا کرنا پڑا: چنانچہ اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ کے سیال ذخائر م س18ء کی پہلی ششماہی میں 2.0 ارب ڈالر کم ہوگئے۔ تیزی سے کمی م س18ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران ہوئی جب سرکاری ذخائر 3.5 ارب ڈالر گرگئے (**شکل 5.8**)۔ ڈھائی ارب ڈالر کے یوروبانڈ اور صکوک کے اجرا سے یہ کمی جزوی طور پر سست پڑ گئی اور دسمبر 2017ء کے اختتام پر اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے ذخائر 14.1 ارب ڈالر تھے۔

اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ کے برعکس کمرشل بینکوں کے زرِ مبادلہ کے ذخائر م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 812.1 ملین ڈالر بڑھ گئے۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ چھوٹے سرمایہ کاروں اور عام افراد نے پاکستانی روپے کی قدر گرنے کی توقع پر کرب مارکیٹ سے ڈالر خرید لیے اور انہیں بیرونی کرنسی اکاؤنٹ میں جمع کرادیا۔

**جدول 5.4: اہم ایشیائی ایکویٹی مارکیٹوں کی کارکردگی**
(نمو فیصد میں)

| | م س17ء | | | | م س18ء | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | 1سہ | 2سہ | 3سہ | 4سہ | 1سہ | 2سہ |
| بھارت | 5.1 | -5.4 | 13.2 | 3.8 | 3.2 | 8.4 |
| انڈونیشیا | 6.9 | -1.3 | 5.1 | 4.7 | 1.2 | 7.7 |
| تھائی لینڈ | 2.6 | 4.0 | 2.1 | 0.0 | 6.2 | 4.8 |
| پاکستان | 5.0 | 19.0 | -2.3 | -5.6 | -8.6 | 2.9 |
| ملائشیا | -0.1 | -0.7 | 6.0 | 1.4 | -0.5 | 2.3 |
| چین | 2.6 | 3.3 | 3.8 | -0.9 | 4.9 | -1.2 |

ماخذ: بلومبرگ

**شکل 5.7: پاکستانی ایکویٹیز میں بیرونی سرمایہ کاری**

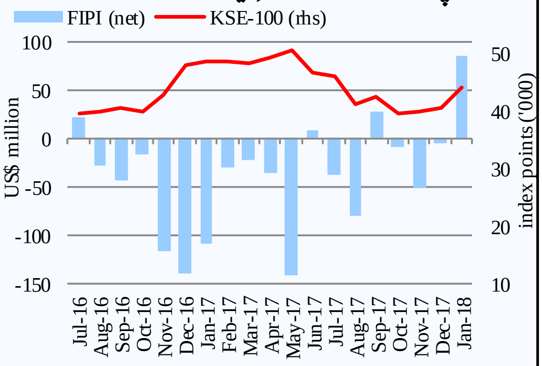


Data source: NCCPL, Pakistan Stock Exchange

ان اکاؤنٹس میں امانتوں میں م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.9 فیصد نمو پائی گئی۔[5] مزید بر آں جولائی تا نومبر 2017ء کے دوران ایف ای 25 کی مالکاری 26.0 فیصد کم ہوگئی، جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ نجی کاروباری ادارے زرِ مبادلہ کی قرض گیری سے گریزاں رہے تا کہ شرحِ مبادلہ کے خطرے سے بچ سکیں۔ اس کے نتیجے میں ایف ای 25 مالکاری اور امانتوں کا تناسب تیزی سے 30.2 فیصد گر گیا (**شکل 5.9**)۔

اس سے قطع نظر، دسمبر 2017ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 4.4 فیصد کمی کے بعد منڈی مزید کمی کی جو توقعات کر رہی تھی وہ پوری نہ ہوئیں، چنانچہ 2017ء کے اختتام تک کرب پریمیم تقریباً ختم ہو گیا (**شکل 5.9**)۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اُس وقت ہوئی جب بیشتر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی کرنسی امریکی ڈالر کے مقابلے میں مستحکم ہو رہی تھیں (**شکل 5.10**)۔

**شکل 5.8: پاکستان کے زرِمبادلہ ذخائر**

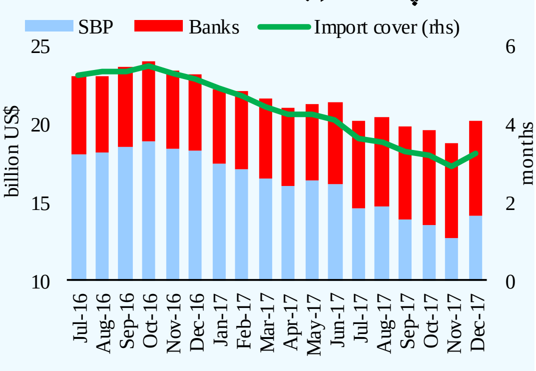


Data source: State Bank of Pakistan

دریں اثنا، اہم ترین کرنسیوں کے مقابل قدر میں نمایاں کمی کے تناظر میں پاکستان کی نامیہ موئثر شرح مبادلہ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 5.7 فیصد گر گئی۔ دوسری طرف حقیقی موئثر شرح مبادلہ میں 4.6 فیصد کمی آئی جس میں بنیادی کردار نامیہ موئثر شرح مبادلہ نے ادا کیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارتی شریک ملکوں کی کرنسیوں کے اعتبار سے حقیقی معنوں میں روپے کی مسابقت بہتر ہوئی ہے (**شکل 5.11**)۔

[5] ایف ای 25 امانتیں جولائی اور نومبر 2017ء کے درمیان 6.0 فیصد بڑھ گئیں۔

شکل 5.9: ڈالر-روپیہ شرحِ مبادلہ میں ردوبدل اور زرِ مبادلہ منڈی میں سرگرمی

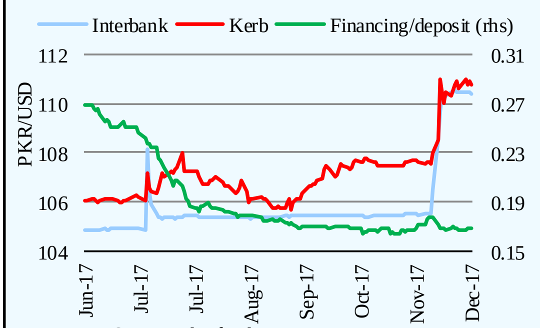


Data source: State Bank of Pakistan

### 5.5 تجارتی کھاتہ[6]

م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ سال بسال 23.0 فیصد اضافے سے 17.7 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ درآمدات بڑھ کر 28.7 ارب ڈالر ہو گئیں جو اتنا بلند اضافہ تھا کہ برآمدات میں مستحکم بحالی بھی اس کا ازالہ نہ کرسکی(**شکل 5.12**)۔ م س 17ء کی چوتھی سہ ماہی میں برآمدات میں اضافہ ہونا شروع ہوا، اور ٹیکسٹائل، چاول اور تیار اشیا کی عمدہ کارکردگی کی بنا پر اس میں بہتری آتی گئی۔ دوسری طرف، تیل کی بحال ہوتی ہوئی عالمی قیمتوں اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بڑھتی ہوئی ملکی طلب نے م س 18ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

### 5.5.1 برآمدات

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی برآمدات 11.0 فیصد کی نمو سے بحال ہوئیں۔ یہ بحالی وسیع البنیاد تھی۔ ٹیکسٹائل (8.1 فیصد)، غذا (17.0 فیصد)، اور تیار اشیا (11.3 فیصد) اس ضمن میں نمایاں رہیں (**شکل 5.12**)۔ برآمدات میں اضافے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اہم رکاوٹوں جیسے توانائی کی رسد اور سلامتی کی صورت حال میں بہتری کے ثمرات بالآخر اہم برآمدی صنعتوں کو پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

شکل 5.10: اہم کرنسیوں کے مقابل پاکستانی روپے میں ردوبدل

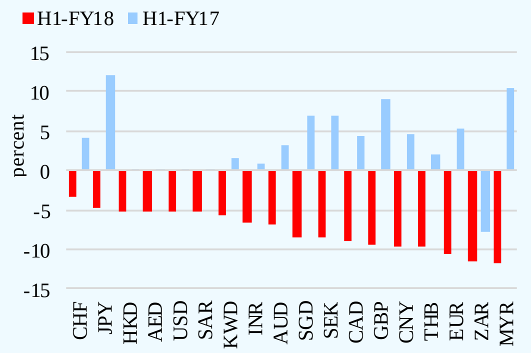


Data source: State Bank of Pakistan

جہاں تک طلب کا تعلق ہے تو عالمی معیشت میں آنے والی ہم آہنگ بہتری کے نتیجے میں روایتی مغربی منڈیوں سے

[6] یہ تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ عبوری ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اعداد و شمار سیکشن توازنِ ادائیگی میں دیے گئے زرمبادلہ کے اعداد سے مختلف ہوں۔ ان دونوں ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق سمجھنے کے لیے براہِ کرم اعداد و شمار کی توضیح پر ضمیمہ ملاحظہ کریں۔

مسلسل طاقتور طلب سامنے آرہی ہے۔ پاکستان کی برآمدات خصوصاً چاول نے اوای سی ڈی ملکوں میں نئی منڈیاں پیدا کی ہیں۔

**شکل 5.11: پاکستانی روپے کی نامیہ موثر شرحِ مبادلہ، نسبتی اشاریہ قیمت اور حقیقی موثر شرحِ مبادلہ کا رجحان**

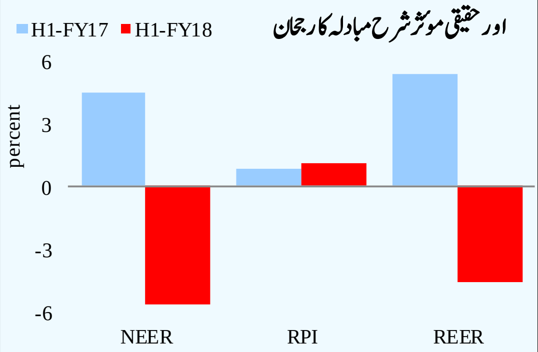


Data source: State Bank of Pakistan

## ٹیکسٹائل

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمدات 8.1 فیصد اضافے سے 6.6 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اور یہ اس مدّت کے دوران مجموعی برآمدات کا 60.5 فیصد ہیں **(جدول 5.5)**۔ عالمی سطح پر اجناس کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ یورپی یونین اور امریکہ سے بھاری طلب کی بنا پر نمو کی رفتار برقرار ہے، جو م س 17ء کی تیسری سہ ماہی سے شروع ہوئی تھی۔ جی ایس پی پلس حیثیت کی موجودگی میں اور یورو کے مقابلے میں امریکی ڈالر (اور پاکستانی روپے) کی قدر گرنے سے یورپی منڈی کے لیے پاکستانی برآمدات کو وہ مہمیز ملی جو اشد ضروری تھی۔

**شکل 5.12: پاکستان کی تجارتی کارکردگی**

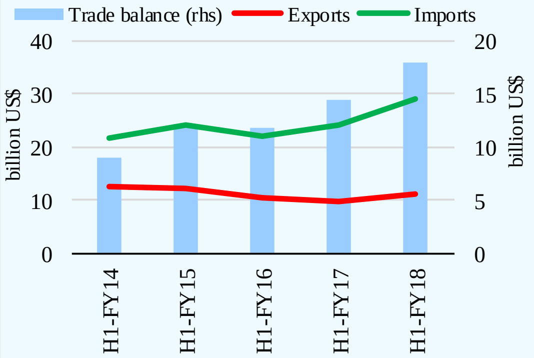


Data source: Pakistan Bureau of Statistics

زیرِ جائزہ مدّت میں ٹیکسٹائل کی بلند برآمدات پر اثرانداز ہونے والے عوامل یہ ہیں: طلبی پہلو سے سازگار صورتِ حال، ٹیکسٹائل صنعت کی طرف سے مشینری کی بڑی تعداد میں حالیہ درآمد، سستے قرضے کی دستیابی، سیلز ٹیکس کی واپس ادائیگی، اور م س 17ء میں اعلان کیے گئے برآمدی پیکیج کے دائرے میں وسعت لانا۔

دسمبر 2017ء میں حکومت نے پہلے سے جاری کردہ برآمدی پیکیج کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے یہ ترغیبی اعلان کیا کہ غیر روایتی منڈیوں کو برآمدات کرنے پر مزید 2.0 فیصد ڈیوٹی واپس کی جائے گی۔ مزید برآں، برآمدی پیکیج اسکیم کے تحت ڈیوٹی کی واپس ادائیگی کی رقم کا 50.0 فیصد اُن برآمد کنندگان

کے لیے مستثنیٰ کر دیا گیا جو اپنی غیر ملکی فروخت میں اضافہ ظاہر کریں۔ 10.0 فیصد سے زائد اضافے کی صورت میں بقیہ 50.0 فیصد واپسی کی اجازت دے دی گئی۔[7]

**جدول 5.5: جولائی تا دسمبر کے دوران اہم اشیا کی برآمد**

(مالیت ملین ڈالر، نمو فیصد)

| | اکائیاں | مقدار | | | مالیت | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | م س17ء | م س18ء | سال بسال نمو | م س17ء | م س18ء | سال بسال نمو |
| **غذائی گروپ** | | – | – | – | **1,653.7** | **1,934.4** | **17** |
| چاول | ہزار میٹرک ٹن | 1,660 | 1,796.5 | 8.2 | 712.8 | 849.7 | 19.2 |
| الف) باسمتی | ہزار میٹرک ٹن | 190.3 | 183.4 | -3.6 | 177.1 | 195.1 | 10.2 |
| ب) دیگر | ہزار میٹرک ٹن | 1,469.7 | 1,613.1 | 9.8 | 535.7 | 654.6 | 22.2 |
| مچھلی اور سمندری غذا | ہزار میٹرک ٹن | 66.9 | 79.5 | 18.8 | 183.5 | 200.6 | 9.3 |
| پھل | ہزار میٹرک ٹن | 295.5 | 220.9 | -25.2 | 198.1 | 180.5 | -8.9 |
| گوشت اور گوشت کی مصنوعات | ہزار میٹرک ٹن | 30.3 | 26.9 | -11.2 | 104.4 | 147.4 | 41.2 |
| **ٹیکسٹائل گروپ** | | – | – | – | **6,146.6** | **6,642.5** | **8.1** |
| خام کپاس | ہزار میٹرک ٹن | 20.9 | 32.2 | 54.1 | 35.9 | 53.3 | 48.5 |
| سوتی دھاگہ | ہزار میٹرک ٹن | 230.9 | 256.2 | 10.9 | 657.2 | 661.5 | 0.7 |
| سوتی کپڑا | ملین مربع میٹر | 1,006.1 | 1,015.8 | 1 | 1,067 | 1,066.9 | 0.0 |
| ہوزری (نٹ ویئر) | ہزار درجن | 51,163 | 52,908 | 3.4 | 1,177.6 | 1,334.8 | 13.3 |
| بستر کی چادریں | ہزار میٹرک ٹن | 178.1 | 185.5 | 4.2 | 1,058.5 | 1,124.4 | 6.2 |
| تولیے | ہزار میٹرک ٹن | 91.1 | 101.1 | 10.9 | 380 | 385.6 | 1.5 |
| تیار ملبوسات | ہزار درجن | 16,589 | 18,776 | 13.2 | 1,100.1 | 1,249.5 | 13.6 |
| آرٹ سلک اور مصنوعی ٹیکسٹائل | ملین مربع میٹر | 65.1 | 143.1 | 119.6 | 83.5 | 148 | 77.4 |
| **پیٹرولیم گروپ** | | – | – | – | **89.3** | **163.6** | **83.1** |
| ٹھوس ایندھن بشمول نیفتھا | ہزار میٹرک ٹن | 46.6 | 58.8 | 26.1 | 15.6 | 23.3 | 48.9 |
| **دیگر اشیا** | | – | – | – | **1,529.1** | **1,701.4** | **11.3** |
| چمڑے کی مصنوعات | | – | – | – | 260.5 | 265.3 | 1.8 |
| جوتے | ہزار جوڑے | 4,682 | 4,473 | -4.5 | 46.9 | 50 | 6.7 |
| دوائیں | ہزار میٹرک ٹن | 5.5 | 5.3 | -2.6 | 109.4 | 103 | -5.8 |
| برقی پنکھے | ہزار | 535 | 452 | -15.5 | 10.2 | 9.5 | -7.6 |
| سیمنٹ | ہزار میٹرک ٹن | 2,802.4 | 2,360.4 | -15.8 | 145.6 | 118.6 | -18.6 |
| **دیگر** | | – | – | – | **475.6** | **539.3** | **13.4** |
| **مجموعی برآمدات** | | – | – | – | **9,894.4** | **10,981.2** | **11.0** |

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[7] وزارتِ ٹیکسٹائل اور تجارت (ٹیکسٹائل ڈویژن)، اسلام آباد کا اعلامیہ نمبر 1(42-A)TID/17-TR-II

چنانچہ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمد کو بڑھی ہوئی قیمتوں اور بلند مقدار میں فروخت دونوں سے فائدہ ہوا۔ اگر ٹیکسٹائل کے مختلف زمروں کا جائزہ لیا جائے تو سوتی دھاگے اور تیار ملبوسات کے برآمدی حجم میں اضافہ خاص طور پر متاثر کُن تھا۔ بستر کی چادروں، نِٹ ویئر اور خام کپاس کی اشیا کی مقداری برآمدات کے معاملے میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ دوسری طرف قیمت کا اثر نِٹ ویئر کی برآمد کے معاملے میں حاوی رہا (**جدول 5.5**)۔

چاول

غذائی اشیا میں غیر باسمتی چاول کی برآمد گذشتہ سال کی مایوس کن کارکردگی کے بعد اس بار بحال ہوگئی اور م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 21.7 فیصد بڑھ گئی (**شکل 5.13**)۔ اس کے متعدد اسباب ہیں خصوصاً چاول کے برآمد کنندگان کی کوششیں کہ انہوں نے پراسیسنگ کے جدید معیاری طریقے اپنائے، مارکیٹنگ کی بہتر حکمت عملی اختیار کی (تاکہ موجودہ منڈیوں میں ان کا حصہ بڑھے)، اور نئی منڈیاں تلاش کیں۔ اس کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ، آسٹریلیا، کینیڈا اور یورپ کو پاکستانی چاول کی برآمد نمایاں طور پر بڑھ گئی۔

غیر باسمتی چاول کی برآمد میں ایک قابلِ ذکر اضافہ بنگلہ دیش کی طرف سے ہوا۔ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں جنوب ایشیائی ملکوں کو پاکستان کی برآمدات تقریباً دس گنا اضافے کے بعد 5.0 ملین ڈالر عبور کر گئیں۔ بنگلہ دیش کی طرف سے طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے کیونکہ وہاں مقامی فصلیں تباہ کرنے والے سیلابوں کے اثرات برقرار ہیں جس کی وجہ سے مقامی نرخ ریکارڈ بلندی پر ہیں۔[8] دریں اثنا پاکستان کے باسمتی چاول کی برآمد 10.2 فیصد بڑھ گئی۔

**شکل 5.13: پاکستانی چاول کی برآمد**

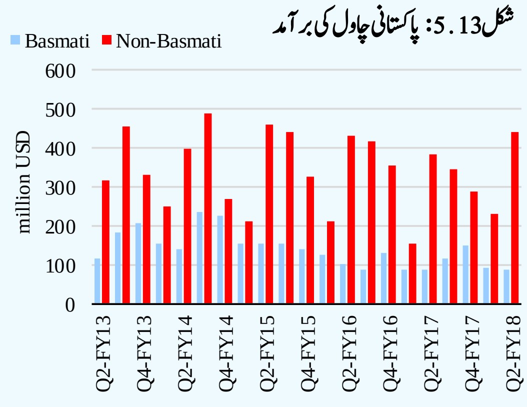

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں کیمیکل، دوائی مصنوعات، طبّی آلات اور آلاتِ جراحی اور کٹلری کی برآمد میں عمدہ نمو دیکھی گئی۔ علاوہ ازیں ملک میں شکر کے اضافی ذخائر کے پیشِ نظر حکومت نے اس کی برآمد پر سے پابندی

[8] ایف اے او کے مطابق بنگلہ دیش نے 2016ء میں 1.0 ملین ٹن چاول درآمد کیے جو 2017ء میں 2.0 ملین ٹن تک جا پہنچے۔ نیز، نومبر 2017ء میں حکومت نے تین لاکھ ٹن چاول 464 ڈالر فی ٹن کے نرخ پر خریدنے کا اعلان کیا جبکہ ایک سال قبل یہ نرخ 393 ڈالر فی ٹن تھے۔

اٹھالی اور زرِ اعانت کا اعلان کیا، جس کے نتیجے میں تقریباً نصف ملین ٹن کی شکر بر آمد کی گئی (جس سے 118.5 ملین ڈالر کا زرِ مبادلہ حاصل ہوا)۔[9]

**شکل 5.14: جولائی تا دسمبر م س 18ء کے دوران اہم درآمدات ماسوائے تیل (مطلق سال بسال تبدیلی، ملین ڈالر)**

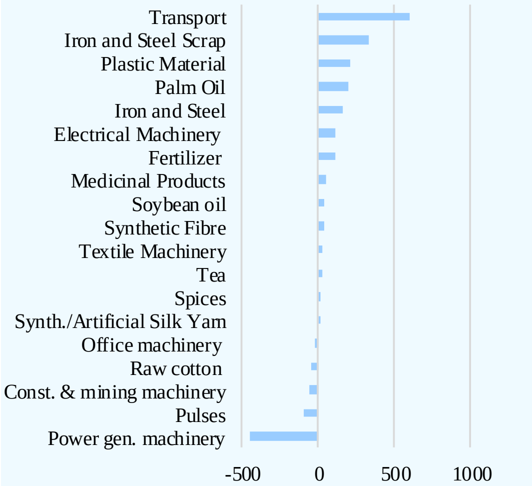


Data source: Pakistan Bureau of Statistics

### 5.5.2 درآمدات

جولائی تا دسمبر م س 18ء کے دوران درآمدات 18.1 فیصد نمو کے ساتھ 28.7 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں سب سے زیادہ 43.0 فیصد اضافہ ہوا جس کے بعد پیٹرولیم، دھات، اور غذائی گروپ کی باری ہے، اِن کی درآمد میں بالترتیب 33.4 فیصد، 30.9 فیصد، اور 13.2 فیصد اضافہ ہوا۔ مشینری کی درآمد میں اضافے کا حالیہ رجحان معکوس ہو گیا اور م س 18ء کی پہلی ششماہی میں ان کی درآمد سال بسال 2.9 فیصد کم ہو گئی (**شکل 5.14**)۔

**ٹرانسپورٹ:**

ٹرانسپورٹ کی درآمدات م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 43.0 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 6.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کمرشل اور نجی گاڑیوں کی ملک میں تیاری کے لیے پرزوں اور متعلقہ اشیا کی درآمد (الگ الگ پرزوں / نیم ساختہ صورت میں) مستحکم رہی۔ اس زمرے میں بس، ٹرک اور دیگر بھاری گاڑیوں کی درآمد میں 39.5 فیصد اضافہ ہوا، اور موٹر کاروں اور موٹر سائیکلوں کی درآمد بالترتیب 27 فیصد اور 26 فیصد بڑھ گئی۔

گاڑیوں کے پرزوں کی درآمد میں نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی ساختہ گاڑیوں کی فروخت مستحکم رہی (**باب 2**)۔ اس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے پرزوں کی بڑھتی ہوئی درآمدات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ کار ساز ادارے مستقبل میں بلند طلب کے برقرار رہنے کی توقع رکھتے ہیں کیونکہ یہ پیشگی بکنگ آرڈر کی بنیاد پر کٹس اور متعلقہ اشیا درآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

[9] اقتصادی رابطہ کمیٹی نے نومبر 2017ء کے اواخر میں 1.5 ملین ٹن شکر بر آمد کرنے کی اجازت دی تھی جس پر 10.70 روپے فی کلوگرام زرِ اعانت دی گئی تھی۔

**شکل 5.15: الگ الگ پرزوں/ نیم ساختہ یونٹوں کی درآمد میں جداگانہ نمو**

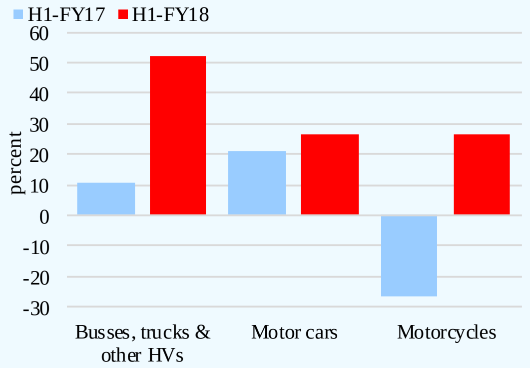


Data source: Pakistan Bureau of Statistics

مکمل ساختہ یونٹوں میں سے موٹر کاروں کی درآمد سال بسال بنیاد پر 64.1 فیصد بڑھ گئی اور جولائی تا دسمبر 2017ء کے دوران 275.8 ملین ڈالر تک پہنچ گئی (**شکل 5.15**)۔ ملک میں آن لائن ٹیکسیوں کے بڑھتے ہوئے کاروبار، اور کمرشل بینکوں کی جانب سے کار مالکاری میں تیزی سے اضافے کے سبب مسافر گاڑیوں بشمول موٹر سائیکلوں کی طلب بڑھتی جارہی ہے (**باب 3**)۔

مکمل ساختہ یونٹوں کی کمرشل درآمد کی صرف تین صورتوں میں اجازت ہے: پرسنل بیگیج، گفٹ اسکیم اور رہائش کی منتقلی۔ چونکہ بیشتر کاریں رہائش کی منتقلی کی اسکیم کے تحت درآمد ہوتی ہیں، اسی وجہ سے حکومت نے اکتوبر 2017ء میں یہ لازمی شرط عائد کردی کہ کار بھجوانے والے فرد کے کھاتے سے غیر ملکی کرنسی میں ڈیوٹی اور ٹیکس کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ تاہم 23 فروری 2018ء کو یہ لازمی شرط واپس لے لی گئی۔[10]

اکتوبر 2017ء کے اقدام سے درآمدی کاروں کی منڈی میں تیزی کے رجحان کو روکنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ درحقیقت مکمل ساختہ یونٹ کے تحت کاروں کی درآمد م س 18ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال 64.1 فیصد بڑھ گئی۔ اس کے برعکس مکمل ساختہ یونٹ میں کمرشل گاڑیوں کے معاملے میں درآمد گر نا شروع ہوگئی ہے اور زیرِ جائزہ عرصے میں سال بسال 29.6 فیصد کم ہوچکی ہے۔

**جدول 5.6: پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم**

| | مقدار (ہزار ٹن) | | | نمو (فیصد) | |
|---|---|---|---|---|---|
| | م س 16ء | م س 17ء | م س 18ء | م س 17ء | م س 18ء |
| ایچ ایس ڈی | 1,306.8 | 1,837.2 | 2,103 | 40.6 | 14.5 |
| فرنس آئل | 3,000.2 | 3,632.1 | 2,950.5 | 21.1 | -18.8 |
| خام تیل | 4,640.1 | 4,261.1 | 5,135.5 | -8.2 | 20.5 |
| پیٹرولیم | 2,068.7 | 2,558.9 | 2,688.7 | 23.7 | 5.1 |
| دیگر | 58.5 | 61.2 | 117.6 | 4.7 | 92.2 |
| **مجموعہ** | **11,074.2** | **12,350.6** | **12,995.3** | **11.5** | **5.2** |

ماخذ: او سی اے سی

## پیٹرولیم مصنوعات

م س 18ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم گروپ کی درآمدات سال بسال 29 فیصد اضافے سے 5.6 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 4.4 ارب ڈالر رہی تھیں۔ قیمت کا اثر پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے ضمن میں نسبتاً طاقتور ثابت ہوا اور پہلی ششماہی میں

[10] بہ توسط ایس آر او 126(1)/2018 کامرس ڈویژن

77.0 فیصد سال بسال اضافے کا سبب بنا۔ دوسری طرف، مقدار میں نمو معتدل رہی اور م س 18ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال 9.7 فیصد بڑھی۔

خام تیل اور ایچ ایس ڈی کی طلب میں تیزی سے اضافہ قابلِ ذکر ہے، اس کے برعکس فرنس آئل کے درآمدی حجم میں 18.8 فیصد کی تیز رفتار کمی واقع ہوئی (**جدول 5.6**)۔ خام تیل کی درآمد بڑھنے کا سبب ملک میں تیل صاف کرنے کے کارخانوں کی استعداد میں اضافہ ہے، جبکہ ایچ ایس ڈی اور پیٹرول کی درآمد میں اضافہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں طاقتور طلب کی بنا پر ہوا۔

فرنس آئل کی درآمد میں کمی کو حکومت کے 27 اکتوبر 2017ء کے پالیسی فیصلے سے منسلک کیا جاسکتا ہے جس کے تحت کارگزاری کے لحاظ سے کمزور بجلی گھروں کو مرحلہ وار انداز میں بند کیا جائے گا اور فرنس آئل سے چلنے والے پلانٹ گیس پر منتقل کیے جائیں گے۔[11] اس کے نتیجے میں م س 18ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل سے بننے والی بجلی میں 1,444 گیگاواٹ آور کمی واقع ہوگئی۔ دوسری طرف م س 18ء کی پہلی ششماہی میں گیس سے چلنے والے بجلی گھروں نے آر ایل این جی کی درآمد 71.2 فیصد بڑھنے کے سبب گذشتہ سال کے مقابلے میں 2,940 گیگاواٹ آور اضافی بجلی پیدا کی (**جدول 5.7**)۔

یہ بات دلچسپ ہے کہ کوئلے اور آر ایل این جی کی درآمدات میں زبردست اضافہ ہونے کے ساتھ پاکستان کی توانائی کی درآمدات تبدیل ہورہی ہیں۔ باکس 5.3 میں پاکستان کی توانائی کی درآمدات کے تبدیل ہوتے ہوئے آمیزے پر بحث کی گئی ہے۔

## باکس 5.3 : پاکستان کی توانائی کی درآمدات کے بدلتے ہوئے اجزائے ترکیبی

حالیہ برسوں میں پاکستان کے توانائی کے آمیزے میں نمایاں تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں۔ پہلے اس آمیزے میں تیل حاوی تھا، جبکہ اب معیشت کا رجحان کوئلے اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی طرف ہوگیا ہے۔ یہ پیش رفت مجموعی لاگت کم کرنے کے ساتھ ساتھ یوں بھی خوش آئند ہے کہ اس طرح تنوّع برقرار رہے گا۔ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 500.4 ملین ڈالر مالیت کا کوئلہ اور منسلک مصنوعات درآمد کیں جبکہ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اِن چیزوں کی درآمد اس کا محض نصف یعنی 255.2

**جدول 5.3.1: سی پیک کے تحت کوئلے سے چلنے والے بجلی گھر**

| نمبر شمار | منصوبے کا نام | استعداد (میگاواٹ) | صورتِ حال |
|---|---|---|---|
| 1 | ساہیوال پلانٹ، پنجاب | 1,320 | فعال |
| 2 | اینگرو تھر، بلاک II | 660 | زیرِ تعمیر |
| 3 | پورٹ قاسم، کراچی | 1,320 | زیرِ تعمیر |
| 4 | گوادر، پاکستان | 300 | زیرِ تعمیر |
| 5 | ایس ایس آر ایل، تھرکول | 1,320 | زیرِ تعمیر |
| 6 | سی پی ایچ جی سی، حب، بلوچستان | 1,320 | زیرِ تعمیر |
| 7 | رحیم یار خان | 1,320 | زیرِ تعمیر |
| 8 | مظفر گڑھ، پنجاب | 1,320 | آغاز ہونا ہے |
| **منصوبے کے تحت مجموعی تنصیبی استعداد** | | **8,880** | |

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن (http://cpec.gov.pk/energy)

[11] وزیراعظم کے دفتر کا 27 اکتوبر 2017ء کا پریس ریلیز اس لنک پر دستیاب ہے: http://pmo.gov.pk/press_release_detailes.php?pr_id=2065

ملین ڈالر رہی تھی۔ اس اضافے کا بنیادی سبب 1320 میگاواٹ استعداد کا کوئلے سے چلنے والا ساہیوال پاور پلانٹ ہے جو سی پیک منصوبے کے تحت مکمل کیا گیا ہے۔ **جدول 5.3.1** میں بتایا گیا ہے کہ سی پیک کے تحت مجموعی طور پر 8880 میگاواٹ تنصیبی استعداد کے اور کوئلے سے چلنے والے تقریباً سات بجلی گھروں کے منصوبے مکمل کیے جانے ہیں جن میں سے صرف ایک نے کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ مستقبل میں جب یہ تمام بجلی گھر کام کریں گے تو پاکستان کی کوئلے کی درآمدات نمایاں طور پر بڑھیں گی۔

کوئلے سے بننے والی بجلی چونکہ فرنس آئل یا ایل این جی کے مقابلے میں سستی ہوتی ہے اس لیے اگر نرخوں کا موجودہ منظر نامہ برقرار رہا تو عین متوقع ہے کہ اسے 'آپریشنل میرٹ آرڈر' میں نسبتاً بلند جگہ مل جائے (**شکل 5.3.1**)۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کوئلے سے صرف 37.0 گیگاواٹ آور بجلی پیدا کی گئی جبکہ م س 18ء کی پہلی ششماہی میں یہ مقدار 3883 گیگاواٹ آور تک جا پہنچی، اس زبردست اضافے سے بھی یہ بات واضح ہے۔ اگر یہ رجحان برقرار رہا تو بجلی سازی کی مجموعی لاگت مستقبل میں کم ہونے کی توقع ہے۔ مسابقت کے نقطہ نظر سے یہ پیش رفت خوش آئند ہے بشرطیکہ ماحولیاتی پہلوؤں کا خیال رکھا جائے۔

**شکل 5.3.1: پیداوار کے ذرائع کے لحاظ سے لاگت کا موازنہ**

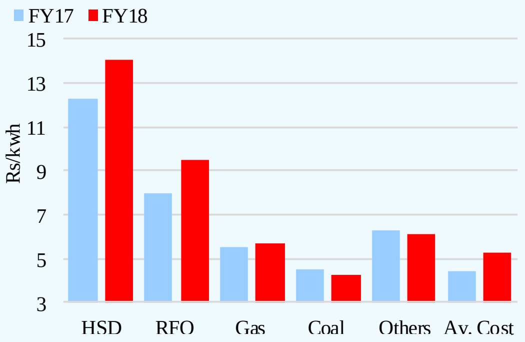


Source: National Electric Power Regulatory Authority

## پام آئل

ملک کی پام آئل کی درآمدات م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 1.0 ارب ڈالر سے بڑھ گئیں جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 168.6 ہزار میٹرک ٹن سے زائد پام آئل اضافی درآمد کیا گیا۔ یہ اضافی مقدار اس عرصے کے دوران پام آئل پر درآمدی اخراجات میں تقریباً 71.0 فیصد اضافے کا سبب بنی۔ ملائشین رنگٹ کی قدر میں اضافہ اور غیر روایتی زمروں (مثلاً ٹی وائٹنر) کی طرف سے اضافی طلب پام آئل کی درآمدات میں سال بسال 23.0 فیصد نمو کا باعث بنی۔

دیگر غذائی اشیا میں سویا بین تیل کی درآمد زیرِ جائزہ عرصے میں 76.2 فیصد بڑھی۔ سویا بین کی پیداوار برازیل اور ارجنٹینا جیسے بڑے پیداواری ملکوں میں خاصی بڑھ گئی جس کے بعد اس کی عالمی قیمتیں کم ہو گئیں۔ قیمت گرنے کے نتیجے میں درآمد کنندگان کو ترغیب ملی کہ وہ کینولا اور سورج مکھی جیسے دیگر تیل کی جگہ سویا بین کا تیل درآمد کریں چنانچہ اس کی درآمد میں اضافہ ہوگیا۔

**شکل 5.16: پاکستان کی فولاد اور لوہے کی درآمدات**

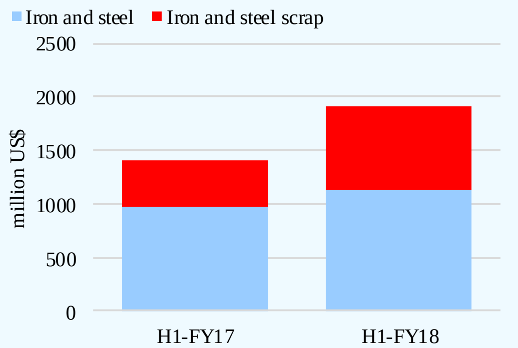


Data Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 5.7: بجلی کی پیداوار بلحاظ ذریعہ (گیگاواٹ گھنٹہ)

| ایندھن کا ذریعہ | ش 1-م س 17ء | ش 1-م س 18ء | مطلق فرق |
|---|---|---|---|
| آبی | 19,654 | 18,069 | -1,585 |
| گیس | 15,016 | 17,956 | 2,940 |
| فرنس آئل | 15,541 | 14,097 | -1,444 |
| کوئلہ | 37 | 3,883 | 3,846 |
| جوہری | 2,507 | 4,355 | 1,849 |
| دیگر | 717 | 1,930 | 1,213 |
| **مجموعہ** | **53,473** | **60,291** | **6,819** |

ماخذ: نیپرا

**لوہا اور فولاد**

دھاتی گروپ میں فولاد کی درآمد سال بسال 16.8 فیصد بڑھ کر 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ زیادہ نمایاں اضافہ لوہے اور فولاد کے اسکریپ میں دیکھا گیا جو م س 18ء کی پہلی ششماہی میں 76.0 فیصد اضافے سے 777.3 ملین ڈالر تک جا پہنچا (**شکل 5.16**)۔ اسکریپ کی درآمد بڑھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تیار مصنوعات پر ریگولیٹری اور اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کر دی گئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں بھی اسکریپ کی طلب بڑھ رہی ہے۔